www.novelsclubb.com
لائبہ سید creations
انت الحیات
حیا نور
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

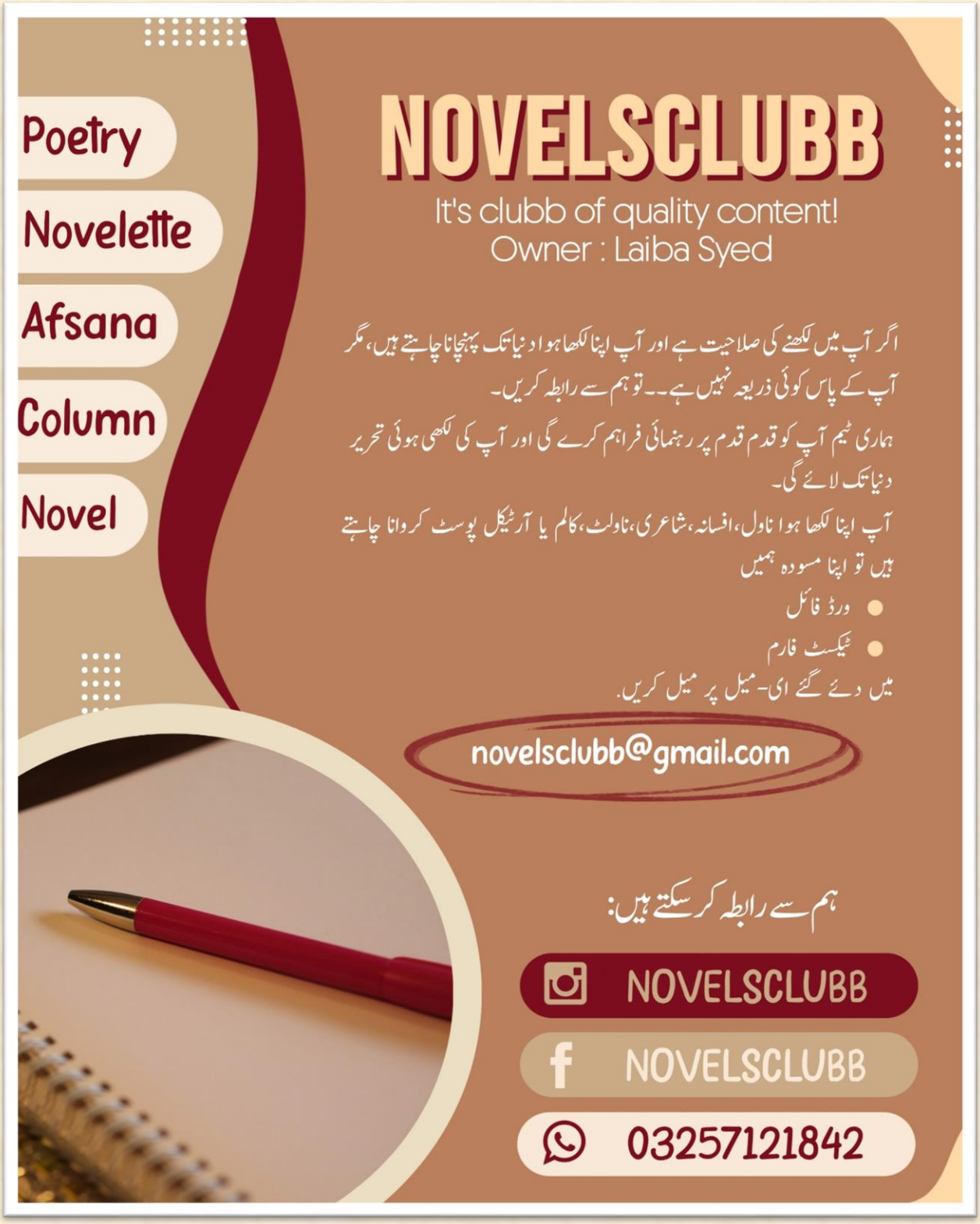
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

انت الحیات

از قلم

حیا نور

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "انت الحیات" کے تمام جملہ حق لکھاری "حیانور" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

انت الحیات

بقلم حیا نور

قسط نمبر 1

کافی سال گزر گئے

کچھ گزر گئے کچھ بیت گئے

کچھ گزار لئے کچھ جی لئے

مگر آج بھی اس دل میں

فقط نام تمہارا ہے

آج بھی ان پلکوں میں

تمہاری ایک ریل چلتی ہے

وہ جب تم ہنستی تھی

وہ جب تم مسکراتی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جب تم مجھے پکارتی تھی

وہ جب تم مجھے تنگ کر کے بھاگ جایا کرتی تھی

وہ جب تمہاری آنکھیں میری آنکھوں سے ٹکراتی تھی

وہ جب تم میرا ہاتھ تھام کر

میرے ساتھ قدم سے قدم ملاتی تھی

وہ تمہارے لمبے لمبے بال

میری دھوپ پر چھاؤں کرتے تھے

وہ تمہاری گہری آنکھیں

میرے دل کو ٹھنڈک پہنچاتی تھی

وہ جو ایک راز تھا

جس سے تم ناواقف تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب اس خواب کی خوبصورتی کے پھول

تم پر نچھاور کرنے جلد واپس آرہا ہوں میں۔

سارا کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا بس ایک روشنی کی

کرن کھڑکی سے آتی ہوئی کھلی ہوئی ڈائری کو روشن کر

رہی تھی اس ڈائری پر ایک قلم رکھا ہوا تھا۔ سٹڈی ٹیبل کے

آگے ایک کرسی تھی جس پر بیٹھا ایس ایچ او حسنین

چوہدری اپنی پرانی یادوں میں کھویا ہوا تھا۔

"بس کچھ مہینے اور۔۔۔"

ایس ایچ او حسنین چوہدری نے پر کشش لہجے میں کہا،

جب کہ اس کی آنکھوں میں اس لڑکی کا ہنستا ہوا چہرہ لہلہا

رہا تھا، حسنین نے آنکھیں بند کر لی۔ وہ اسے دنیا سے بے

خبر ہو کر محسوس کرنا چاہتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ چھبیس سالہ نوجوان فرانس کے ملک میں پاکستانی

پولیس کے طور پر کام کر رہا تھا۔فرانسیسی اور پاکستانی

پولیس کے کچھ انسپیکٹر ایک ایجنڈے کو پکڑنے میں کام

کر رہے تھے۔دوسرے ممالک کے کچھ لوگ معصوم

لڑکیوں کو دوسرے شہروں میں بھیج دیتے تھے کچھ پیسوں

کے عوض۔اور وہ لوگ ان لڑکیوں کہ خرید کر غلط کاموں

کے لئے استعمال کرتے تھے۔آج کل وہ ایجنڈا فرانس میں

تھا اور ان معصوم لڑکیوں میں ہر ملک کی لڑکی شامل

تھی۔ایس ایچ او حسنین چوہدری نے انٹر اور اس سے آگے

کی تعلیم فرانس سے حاصل کی۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد

فرانس میں ہی اس نے پاکستانی پولیس کے نام پر ٹریننگ

حاصل کی اور آج وہ اپنی محنت اور کامیابیوں کی وجہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سے ایس ایچ او کا مقام حاصل کر چکا تھا۔

وہ کہتے ہیں نہ کچھ بننے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔جو

بھی حسنین چوہدری کی طرف دیکھتا اس کی قسمت پر

رشک کرتا مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس نے اپنی

قسمت بنانے کے لئے کیا کچھ سہن کیا، کیا کچھ برداشت کیا، وہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

کچھ سال پہلے سترہ سال کا لڑکا اکیلے اپنی ضد پر فرانس

کے ملک میں سٹڈی ویزہ پر آیا تھا۔وہ روتی ہوئی ماں کو

پاکستان چھوڑ آیا تھا، وہ سب کا لاڈ پیار پاکستان چھوڑ آیا

تھا۔اس نے اپنی محبت سے دوری برداشت کی تھی، بچپن کا پیار۔نو سال وہ اپنے ماں باپ سے گھر والوں سے دور رہا تھا۔وہ اپنے پاکستان سے دور رہا تھا۔اتنے سال وہ اپنی محبت کو نہ دیکھ سکا تھا۔جب کبھی ویڈیو کال پر گھر والوں سے بات ہوتی تو اس کی آنکھیں اس کی محبت کو تلاش کر رہی ہوتی تھی کہ شاید اس کی ایک جھلک نظر آجائے۔انٹر تک وہ کالج کے ہاسٹل میں رہا۔انٹر

کے بعد اس نے یونیورسٹی کے فلیٹ میں کچھ سال گزارے۔ڈگری مکمل ہونے کے بعد ٹریننگ سیشن میں وہ فرانس کے پولیس ہاسٹل میں رہا اور اب وہ اپنے خود کے فلیٹ میں تھا۔ اس نے بہت کچھ، کچھ وقت کے لئے کھویا تھا مگر اب جو اس نے پایا تھا وہ کھونے والی چیزوں سے بہت زیادہ تھا،اس نے جو کھویا تھا وہ بھی اسے واپس ملنے والا تھا اس نے اپنی قسمت خود بنائی تھی، وہ اپنے مقصد کے لئے خود کھڑا ہوا،اس نے اپنے لئے خود سٹینڈ لیا۔جب وہ ہاسٹل میں رہتا تھا گھر والوں نے فلیٹ میں رہنے کا بہت کہا لیکن وہ نہیں مانا تھا، وہ گھر والوں کے مزید پیسے خرچ نہیں کروانا چاہتا تھا، وہ خود محنت کر کے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہتا تھا،اور نو سالوں کے بعد آج وہ اپنے پیروں پر کھڑا تھا،اس کے پاس سب کچھ تھا،اس نے انٹر کے بعد چھوٹا سا بزنس سٹارٹ کیا تھا جسے اب چار چاند لگ گئے تھے حسنین کی محنت نے اس چھوٹے سے بزنس کو عروج کی بلندیوں سے جا ملایا تھا۔

وہ جس پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا اسے مکمل کرنے میں

کچھ مہینے ابھی درکار تھے۔

"آاااااااااماماااااااااا"حوریہ چینخی تھی اور اس کی آواز پورے چوہدری ویلا کے ہر کمرے میں پہنچی تھی۔

"یااللہ خیر "ارحا پڑھنے میں مصروف تھی کہ حوریہ کی آواز سن کر فوراً کمرے سے باہر آئی، اب وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔گھر میں کوئی نہیں تھا سب خواتین شاپنگ پر گیئں ہوئیں تھی اور مرد حضرات اپنے کاروبار کے سلسلے میں گھر سے باہر تھے گھر میں صرف ارحا تھی اور دس سال کے یہ چھوٹے چھوٹے بچے۔

"کیا ہوا ہے؟"ارحا نے پوچھا ساتھ میں وہ اپنا سانس بھی بحال کر رہی تھی۔

"آپی اس نے میری پینٹنگ خراب کر دی ہے۔"حوریہ روتے ہوئے ارحا کو بتا رہی تھی جب کہ اس کی انگلی کا اشارہ حنان کی جانب تھا۔

"نہیں آپی میں نے کچھ نہیں کیا، میں تو بس جوس پی رہا تھا۔"حنان کو پتہ چل چکا تھا کہ اب اس کی خیر نہیں۔

"آپی اس نے جوس میری پینٹنگ پر گرایا ہے۔"حوریہ

"کیوں گرایا جوس تم نے اس کی پینٹنگ پر؟"ارحا نے اونچی آواز میں حنان سے پوچھا۔

"نہیں آپی وہ۔۔۔"حنان سے آگے بولا نہیں گیا،اس کا چہرہ اب رونے والا ہو گیا تھا۔

"اگر اب تم نے کچھ کیا تو ایک زوردار تھپڑ پڑے گا تمہیں۔"ارحا حنان کو دانٹ رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حنان کس بلا کا نام ہے۔

"چلو اب تم رو نہیں دوبارہ پیس ٹنگ بنالو یا اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔"ارحا نے حوریہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے پیار کیا۔

"اوکے آپی۔"حوریہ

"ہوم ورک کیا ہے تم نے؟"ارحا اب حنان سے پوچھ رہی تھی۔

"نہ۔۔نہیں"حنان نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"اب وہ کون کرے گا؟،جلدی جوس فینش کرو اور کمرے میں جا کر ہوم ورک کرو۔"ارحا حنان پر برہم ہوئی۔

"اوکے"حنان

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایک تو بندہ سکون سے پڑھ بھی نہیں سکتا۔" ارحاد دھیمی آواز میں کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"مجھ سے کوئی پیار ہی نہیں کرتا۔" حنان یہ کہہ کر پھر سے جوس پینے لگا۔"

حنان اور حوریہ دونوں دس سال کے تھے اور ایک ہی سکول میں جاتے تھے۔ حنان کو حوریہ اچھی نہیں لگتی کیونکہ وہ گڈ گرل ہے سب اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور حنان وہ مخلوق ہے جو ہر وقت حوریہ کو تنگ کرنے کی نئی سے نئی ترکیب سوچتا رہتا ہے، حنان کے پنگے اور شرارتیں کبھی ختم نہیں ہو سکتی تھی وہ سب گھر والوں کو پتہ تھا۔

یہ چوہدری ویلا ہے۔ داؤد چوہدری اس گھر کے سربراہ ہیں

۔ داؤد چوہدری کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ سب سے

بڑے اور پہلے بیٹے کا نام عباس چوہدری ہیں اور ان کی

بیوی سلمہ چوہدری۔ ان کے تین بچے ہیں۔ سب سے بڑا

بیٹا حسنین چوہدری جو کہ چھبیس سال کا ہے اور فرانس

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں بطور پاکستانی پولیس کے بد معاش ایجنڈوں کو پکڑنے میں کام کر رہا ہے، دوسرے نمبر پر ان کی بیس سالہ بیٹی ماہم چوہدری ہے جو کہ انٹر کے بعد کیمسٹری میں دو سال کا ڈپلومہ کر رہی ہے، تیسرے نمبر پر اٹھارہ سال کا بیٹا حمدان چوہدری ہے جو کہ انٹر کے پرچوں کی تیاری میں مصروف ہے آج کل، جب کہ ابھی پرچوں میں تین مہینے باقی ہیں۔ داؤد صاحب کے دوسرے بیٹے شہزاد چوہدری ہیں اور ان کی بیگم نگینہ چوہدری، ان کے بھی تین بچے ہیں، بڑا بیٹا مومن چوہدری جو کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے کپڑوں کے کاروبار میں مصروف ہے اور اپنی کمپنی کو چار چاند لگانے میں محنت میں کوئی کثر نہیں چھوڑ رہا، اس کے بعد ارحا چوہدری ہے جو کہ انیس سال کی ہے اور بی فارمیسی کے سیکنڈ ائیر میں ہیں، اس کے بعد اٹھار سالہ علیزہ ہے جو کہ حمدان چوہدری کے ساتھ ہی انٹر میں ہے۔ داؤد صاحب کے تیسرے بیٹے عدنان چوہدری جن کی بیوی حنا چوہدری ہے شادی کے پانچ سالوں بعد بھی اولاد نہ ہونے پر دونوں میاں بیوی بہت حد تک مایوس ہو چکے تھے تو داؤد چوہدری کے دوسرے بیٹے شہزاد چوہدری نے اور نگینہ بیگم نے اپنی بیٹی ارحا چوہدری عدنان چوہدری اور ان کی بیوی حنا کو دے دی

ابھی ارحا ایک دن کی تھی جب نگینہ بیگم نے دل پر پتھر

رکھ کر اپنی بیٹی عدنان اور حنا کو دے دی اور عدنان اور

حنا نے ارحا چوہدری کو دل سے قبول کیا تھا، ارحا کو

اڈوپٹ کرنے کے دس سال بعد ہوا تھا حنان چوہدری جو کہ

ابھی پانچویں کلاس میں ہیں، حنان کے پیدا ہونے کے بعد

ارحا کو واپس لینے کا خیال نگینہ بیگم کے دل میں آیا تھا

لیکن انھوں نے اس خیال کو دل سے باہر نکال پھینکا

کیونکہ ارحا کو یہی پتہ تھا کہ اس کی ماں حنا چوہدری ہے

، گھر کا بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا بچہ یہ جانتا

تھا کہ ارحا چوہدری شہزاد صاحب کی بیٹی ہے لیکن آج

تک کسی نے یہ سچ ارحا کو بتانے کا سوچا بھی نہیں تھا

اور نہ ہی سوچنے کی اجازت تھی۔ داؤد چوہدری کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چوتھے نمبر پر بیٹی تھی نداچوہدری اوران کے شوہر

اختر صاحب تھے، کیونکہ نداچوہدری کی شادی جلد ہو

گئی تھی اس لئے ان کا بیٹا اٹھائیس سال کا تھا اور وہ اپنے

فرنیچر بزنس کو لے کر کافی کامیاب تھا، نداچوہدری کا

ایک ہی بیٹا تھا جس کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی

لیکن شادی میں ابھی پانچ مہینے درکار تھے۔داؤد صاحب

کا سب سے چھوٹا بیٹا عادل چوہدری اوران کی بیوی ارم

چوہدری، جس کی بڑی بیٹی نمل چوہدری سترہ سال کی

تھی اور فرسٹ ایئر میں پڑھ رہی تھی اور دوسری بیٹی

حوریہ چوہدری جو کہ حنان کے ساتھ ہی پانچویں جماعت

میں پڑھ رہی ہیں۔لیکن سب سے مختلف بات یہ تھی کہ نمل

احساس کمتری کا شکار تھی جس کی وجہ اس کے والد کا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

روز بڑھتا ہوا غصہ اور پابندیاں تھی، عدنان چوہدری

ضرورت سے زیادہ پابندیاں لگاتے اور غصہ کرتے تھے

عدنان صاحب کا حولیہ اور زہن دونوں مولویوں جیسا تھا

جس کی وجہ سے وہ اپنی ہر جگہ چلاتے رہتے تھے لیکن

گھر میں چھوٹے ہونے کی حیثیت سے کوئی ان کی بات

کو ترجیح نہیں دیتا تھا اس لئے وہ اپنا غصہ زیادہ تر نمل

اور اپنی بیوی پر نکالتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماہم آپی یار وہ دیکھو ارمان خان کا پوسٹر۔" نمل نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا جبکہ اس کی حالت پگھل جانے والی تھی۔

"بس کرو زیادہ پگھلو نہیں اس پر،اس نے کون سا پوسٹر سے باہر نکل آنا ہے۔"ماہم نے اسے روکا۔

گھر کی ساری خواتین شادی کی شاپنگ کے لئے شاپنگ مال آئی ہوئی تھیں۔جب کہ ارحا، حنان اور حوریہ گھر

میں تھے۔

"لیکن آپی یار دیکھو نا کتنا پیارا ہے ماشااللہ "نمل

نمل کی جان تھی ارمان خان میں،ارمان خان پاکستان کا مشہور ایکٹر تھا،جس کے پیچھے دنیا پاگل تھی جن میں

سے ایک نمل چوہدری بھی تھی۔

"ہاں ہاں پتہ ہے ایک تم اور ایک تمہارا ارمان خان۔"ماہم نے کہا اور نمل ہنس پڑی۔

"بہت ہو گئی شاپنگ چلو بچے اب گھر چلیں شام کے سات بج رہے ہیں اور سامان خریدا تو اٹھایا بھی نہیں جائے گا۔"سلمہ بیگم نے کہا اور ڈرائیور کو کال کر دی تاکہ وہ آجائے تھوڑی دیر میں ڈرائیور آگیا اور اب وہ سب گھر میں تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میری صبح بھی تمہیں دیکھ کر ہوتی ہے اور رات بھی، تم ہی بتاؤ کیا کروں میں؟، بہت پریشان ہوں۔" انمول ہسپتال میں اپنے روم میں کرسی پر، دیوار کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی کسی سے دل ہی دل میں کہہ رہی تھی۔ اس وقت وہاں کوئی پیشنٹ موجود نہیں تھا۔ کمرہ خالی تھا۔ اس کمرے کے باہر ڈاکٹر انمول قیس کے نام کی شیشے کی تختی لگی تھی۔

"یہاں کوئی نہیں ہے صرف میرے اور تمہارے خیالوں کے۔"

"سوچ رہی ہوں کیا یہ واقعی محبت ہے یا صرف وقتی اٹریکشن۔"

"آج تمہارے گھر کا کھلا دروازہ دیکھ کر دل کو تسلی ہوئی تھی کہ شاید تم باہر آؤ اور میں تمہیں ایک بار۔۔۔ صرف ایک بار، ایک نظر بھر کر دیکھ لوں، میرے دل کی کیفیت سمجھ سکتے ہوں؟، لیکن ایسا نہیں ہوا تم نہیں آئے اور میری ترستی آنکھیں تمہیں دیکھنے کی حسرت لے کر رُخ بدل گئیں۔"

"ہاہا" وہ ہنسی

"وہ تو شکر ہے کہ تمہاری تصویر میرے پاس ہے جو دن چڑھتے آنکھیں کھلنے کے بعد اور دن ڈھلتے آنکھین بند ہونے سے پہلے میں تمہیں دیکھ لیا کرتی ہوں۔"

"سچ پوچھوں تو آنکھیں کھلنے اور آنکھیں بند ہونے سے پہلے بھی، ہر وقت، دن کے چوبیس گھنٹے، ہر لمحے، ہر پل تم میری آنکھوں میں ہی ہوتے ہو اور میں تمہارے خیالوں میں۔"

"سائیکولوجی کے مطابق اگر ہم کسی کو یاد کرتے ہیں یا کسی کو سوچ رہے ہوتے ہیں تو اگلا بندہ بھی کہیں نہ کہیں ہمیں سوچ رہا ہوتا ہے۔"

"کیا واقعی ایسا ہے؟"

"اگر یہ سچ ہوا تو اس کو سوچنے کے بعد ہی میرے دل کو ایسے خوشیاں چڑھتی ہیں کہ پاؤں زمین پر نہیں لگتے۔"

"لیکن پھر دل بجھ سا جاتا ہے کہ تمہیں آج دیکھ نہ سکی، آج تو کیا تمہیں میں سترہ دنوں سے دیکھ نہ سکی، تمہیں دیکھنے کے لئے یہ آنکھیں ترستی ہے، دل بار بار ضد کرتا ہے کہ صرف ایک بار، ایک بار۔۔۔ تم نظر آجاؤ، لیکن میرے دل کی دعائیں قبول نہیں ہو رہیں۔" انمول یہ سب باتیں خود ہی سے کہہ رہی تھی دل ہی دل میں، اور کہے جا رہی تھی۔ یہ ایک بہت

بڑی سوسائٹی تھی۔اس سوسائٹی میں انمول اور اس کا من پسند شخص رہتے تھے مگر بہت دور۔اگر انمول سوسائٹی کے ایک کونے میں رہتی تھی تو وہ دوسرے کونے میں رہتا تھا۔

سوسائٹی سے باہر نکلتے ہی ہسپتال کے رستے میں درمیان میں اس انسان کا جو انمول کے خیالوں میں رہتا ہے یعنی صنان کا آفس آتا تھا۔جب انمول آج صبح ہسپتال جا رہی تھی تو اس نے گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھا صنان کا آفس نظر آ رہا تھا لیکن وہ خود وہاں پر نہیں تھا۔اس سے پہلے کے وہ زیادہ غور سے دیکھتی گاڑی کے پیچھے ایک بائیک والا ہارن دینے لگ گیا تو اس کو گاڑی آگے کرنی پڑی۔

"افسوس کی بات یہ ہے کہ تم مجھے آفس میں بھی نظر نہیں آتے،میں تو روز ہی ہسپتال جاتی ہوں لیکن تم روزانہ ہی نظر نہیں آتے،اگر تم آفس میں ہوتے بھی ہو تو اتنی دور سے کیسے نظر آؤ گے؟میں بھی کتنی پاگل ہوں کیسی امیدیں لگا کر بیٹھی ہوں،مگر پھر بھی۔۔۔صنان ان آنکھوں کو تمہاری ضرورت ہے۔"انمول نے سانس خارج کی۔

"یہ سلسلہ کب شروع ہوا؟کچھ علم ہی نہیں۔"وہ سوچنے لگی۔

"یا شاید میں جانتی ہوں۔"انمول اس کی سوچوں میں محو تھی۔

"حماد" حسنین حماد سے فون پر بات کر رہا تھا۔

"جی سر لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، ان لوگوں نے رستوں میں بہت مکسنگ کی ہوئی ہے ٹریسر صحیح طرح شو نہیں ہو رہا۔" حماد

"حماد جلدی کرو ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔" انسپیکٹر حسنین چوہدری

"جی سر ابھی آپ اسی لوکیشن کو فولو کریں جو میں نے آپ کو پانچ منٹ پہلے سینڈ کی ہے۔"

حماد

"حماد پانچ منٹ کب کے گزر چکے ہیں اور ہم اس لوکیشن پر پچھلے تین منٹ سے کھڑے ہیں۔" حسنین تھوڑا برہم ہوا۔

"او سوری سر" حماد نے سر پر ہاتھ رکھا۔

"جلدی کرو" حسنین

حسنین پورے ڈالے کے ساتھ اس لوکیشن پر کھڑا تھا جو حماد نے سینڈ کی تھی۔ حسنین کا اس بار پورا ارادہ تھا کہ وہ اس ایجنڈے کو فولو کر کے پکڑ لے گا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی سر چیک کر لیں، میں نے آپکو نئی لوکیشن سینڈ کر دی ہے۔ جہاں آپ اس وقت موجود ہے اس سے دس منٹ کے فاصلے پر وہ لوگ موجود ہیں۔" حماد

"شاباش میرے چیتے۔" حسنین خوشی سے بولا

"رن فاسٹ (جلدی چلو)" حسنین نے کہا اور گاڑی ہواؤں سے باتیں کرنے لگی۔

انسپیکٹر حسنین چوہدری نے حماد کے ساتھ کانٹیکٹ رکھا ہوا تھا۔ وہ حماد کو اس کا کام کرنے کا معاوضہ بھی دیا کرتا تھا۔ حماد ایک بیس سال کا لڑکا تھا جو کہ فرانس کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہ بہت اچھا ہیکر بھی تھا۔ حماد کے ہیکر ہونے کی وجہ سے حسنین نے اسے خود سے جوڑ لیا تھا۔

"ہمیں چھوڑ دو ہماری کیا غلطی ہے؟" ان معصوم لڑکیوں میں سے ایک نے کہا۔

"اے چپ۔۔ ایک دم چپ، اب آواز نہ آئے کسی کی، ورنہ یہ چاکو دیکھ رہیں ہو تم سب؟" خباثت سے بھرپور لہجے کے ساتھ ان دہشت گردوں میں سے ایک دہشت گرد بولا۔

اس کا چہرہ ایسا تھا کہ کوئی بھی دیکھے تو ڈر جائے۔

یہ لوگ اپنے چہرے خود بگاڑتے ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"گو۔۔گو" حسنین نے باقی سپاہیوں سے دھیمی آواز میں کہا۔وہ سب ہاتھوں میں پستول پکڑے اس گھر کا محاصرہ کر رہے تھے۔

"جلدی کرو یار اور کتنا وقت لگے گا گاڑی آنے میں،ابھی ان سب لڑکیوں کو اس گاڑی میں بٹھا کر دوسرے شہر بھی بھجوانا ہے۔" ان دہشت گردوں میں سے ایک بولا

"گاڑی آچکی ہے۔" انسپیکٹر حسنین ہاتھوں میں پستول پکڑے اندر داخل ہوا۔اس نے دروازے کو پاؤں سے دھکا دیا اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"تم۔۔تم آگے مت آنا،ورنہ میں اس لڑکی کو مار دوں گا۔" وہ لڑکا ان میں سے ایک لڑکی کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا،اتنے میں دوسرا انسپیکٹر،انسپیکٹر سلمان اندر داخل ہوا اور ایک سیکنڈ سے پہلے ان دہشت گردوں کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی کے سر پر پستول رکھی اور اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔

"اپنے لوگوں سے کہو ہتھیار پھینک دیں۔" انسپیکٹر حسنین

"پھینک دو۔۔پھینک دو نیچے" وہ دہشت گرد ڈرا ہوا لگ رہا تھا۔

"اور تم بھی۔" حسنین

اب وہ لڑکا پیچھے پیچھے قدم بڑھا رہا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پیچھے سے باہر نکلنے کا راستہ جانتا ہو۔

"اے! رکو۔۔رکو" انسپیکٹر حسنین دھاڑا

دہشت گرد کی گرفت میں لڑکی اور ہاتھ میں پستول ابھی بھی موجود تھی۔ بچیاں ڈری سہمی کبھی انسپیکٹر حسنین کو دیکھتی تو کبھی دہشت گردوں کو۔ وہ تقریباً پانچ لوگ تھے اور حسنین بارہ لوگ۔ جن میں سے انسپیکٹر حسنین اور انسپیکٹر سلمان اندر تھے باقی دس سپاہیوں نے باہر سے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔

"ٹھاہ!!!" گولی چلنے کی آواز آئی اور یہ گولی انسپیکٹر حسنین نے چلائی تھی۔ انسپیکٹر حسنین نے گولی کمرے کے ایک کونے پر چلائی تھی جس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ گولی کی آواز سے دہشت گرد کے ہاتھ سے پستول نیچے گر گئی۔

"لڑکی کو چھوڑ دو۔" انسپیکٹر حسنین

دہشت گرد لڑکی سمیت ایک ایک قدم پیچھے ہو رہا تھا اور انسپیکٹر حسنین ایک ایک قدم آگے۔

"آہ!!"خون کے قطرے نیچے گرے اور وہ لڑکی جو دہشت گرد کی گرفت میں تھی زمین بوس ہو گئی۔دہشت گرد نے اپنی جیب سے چاکو نکال کر لڑکی کی گردن پر سائیڈ سے پھیرا اور خود پچھلا دروازہ کھول کر باہر بھاگ گیا۔

"انسپیکٹر سلمان"انسپیکٹر حسنین نے اونچی اواز میں کہا۔

جیسے ہی دہشت گرد نے اس لڑکی پر چاکو چلایا انسپیکٹر سلمان نے ان دہشت گردوں میں سے دو کے بازو پر فائر کیا اتنے میں حسنین کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ فوراً اس زخمی لڑکی کو اٹھائے پولیس کی گاڑی تک بھاگا اور اسے گاڑی کی سیٹ پر بٹھایا اور سر سیٹ کی پشت سے لگا دیا۔لڑکی کر گردن پر انسپیکٹر سلمان کا ہاتھ تھا۔وہ خون روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔لیکن ناکام ثابت ہو رہا تھا۔

"ہیلو ریسکیو لائن، جلدی یہاں گاڑی بھجوائے لوکیشن ٹریس کر لیں۔"انسپیکٹر سلمان نے دوسرے ہاتھ سے فون کال کی جبکہ پہلا ہاتھ اس لڑکی کی گردن پر تھا۔

"آنکھین کھولو۔۔آنکھیں کھولو"انسپیکٹر سلمان اس لڑکی سے کہہ رہا تھا جبکہ وہ آنکھین بند کر چکی تھی۔

"ڈیمن اٹ" انسپیکٹر سلمان اونچی آواز میں بولا

اب اسے گاڑی کے ڈیش بورڈ پر رکھی سردیوں میں پہنی جانے والی ٹوپی نظر آئی تو اس نے فوراً وہ ٹوپی لڑکی کی گردن پر رکھ کر اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔اتنے میں ریسکیو گاڑی آگئی۔انسپیکٹر سلمان اس لڑکی کو گاڑی میں لٹا کر خود بھی اس گاڑی میں بیٹھ گیا انسپیکٹر حسنین کے اشارے پر۔اب گاڑی ہسپتال کی جانب روانہ تھی۔

جیسے ہی وہ دہشت گرد گھر کے پچھلے دروازے سے باہر نکلا تو سپاہیوں نے اسے پکڑ لیا۔انسپیکٹر حسنین نے باقی دہشت گردوں کے سر پر پستول ماری تو وہ بھی گر پڑے۔اتنے میں چار سپاہی اندر آگئے اور انہوں نے ان چاروں دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا۔اور انہیں پولیس اسٹیشن لے گئے۔اب پیچھے بچے تھے صرف وہ لڑکیاں اور انسپیکٹر حسنین۔

"ڈریں نہیں اب آپ سب سیف ہیں۔" انسپیکٹر حسنین چوہدری

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی جسے انسپیکٹر حسنین نے توڑا۔

"آپ سب کو حفاظت کے ساتھ آپ سب کے گھر پہنچا دیا جائے گا۔"

"تھینک یو" وہ لڑکیاں بولی

"نو نیڈ، یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی عوام کی حفاظت کریں۔" انسپیکٹر حسنین کے چہرے پر مسکان در آئی۔

"ان سب لڑکیوں کو باحفاظت ان کے گھر پہنچا دیا گیا ہے سر۔" انسپیکٹر سلمان

اس زخمی لڑکی کو ہسپتال پہنچا کر انسپیکٹر سلمان پولیس اسٹیشن آ گیا تھا۔ باقی سب لڑکیاں بھی پولیس اسٹیشن آ گئیں تھیں اور پھر انہیں وہاں سے ان کے گھر پہنچایا گیا تھا۔ اس وقت انسپیکٹر سلمان اپنے گھر میں تھا اور انسپیکٹر حسنین اپنے فلیٹ میں جبکہ وہ زخمی لڑکی بھی انسپیکٹر سلمان کے گھر میں تھی۔

"چلو گڈ یار اور تم مجھے گھر پر 'سر' نہ بولا کرو۔" انسپیکٹر حسنین سلمان سے فون پر بات کر رہا تھا۔

"جی میں جانتا ہوں" سلمان

"تم یہ بھی جانتے ہو کہ ہم بہت اچھے دوست ہیں۔" حسنین

"ہاں کیوں نہیں" جواباً سلمان ہنس پڑا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور وہ لڑکی اس کا کیا بنا؟ جو زخمی تھی۔" حسنین نے سنجیدگی سے پوچھا

"وہ اب ٹھیک ہے خون کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔" سلمان

"اور تمہیں لگا کہ۔۔۔" حسنین نے بات ادھوری چھوڑ دی

"مجھے لگا شاید اس کا وقت پورا ہو گیا ہے۔" سلمان ہلکا سا ہنسا تھا۔

"اس وقت تمہارے چہرے سے صاف صاف ڈر نمایاں ہو رہا تھا۔" حسنین

"ہاں میں واقعی ڈر گیا تھا۔" سلمان

"اب وہ ہے کہاں؟" حسنین

"میرے گھر پر" سلمان

"خیریت؟ اسے اس کے گھر نہیں پہنچایا؟" حسنین نے مشکوک انداز میں پوچھا

"اس کے گھر والوں کا پتہ نہیں چلا ابھی اسی لئے وہ میرے گھر پر ہے ابھی، جب پتہ چل جائے گا تو اس نے اپنے گھر ہی جانا ہے۔" سلمان تلملا کر بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا، مجھے تو کچھ اور ہی لگ رہا ہے، خیال کرنا ان کچھ دنوں میں دوسرا کام ہی نہ پڑ جائے۔"حسنین

"پڑ بھی جائے تو کیا؟" سلمان مسکرا کر بولا

"واقعی؟ مجھے لگتا ہے اب شادی کی تیاری کرنی پڑے گی۔" حسنین زرا سا ہنسا تھا۔

"ہاہا، اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے لیکن، مجھے اچھی لگی ہے وہ۔" سلمان

"چلو اللہ تم دونوں کو سلامت رکھے آمین۔" حسنین

"آمین۔" سلمان

ارحا اور ماہم دونوں کچن میں تھیں، رات کے دس بج رہے تھے وہ دونوں اپنے لئے چائے بنا رہی تھیں، ماہم اور

ارحا کا ایک ہی کمرا تھا اور وہ دونوں ایک ساتھ ہی رہتی

تھی بہنوں جیسا پیار تھا ان دونوں کے درمیان، ویسے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چائے تو ارحا ہی بنا رہی تھی لیکن ماہم اسے چینی اور پتی

کے ڈبے پکڑا رہی تھی۔

"اوئے مومن" ماہم

ماہم نے کچن کی کھڑکی سے مومن کو آتے دیکھا مومن کام سے واپس گھر آ رہا تھا اب وہ

دروازہ لاک کر رہا تھا۔

"تو میں کیا کروں؟" ارحا

"کچھ نہیں جانو تم چائے بناؤ۔" ماہم مزے سے بولتے ہوئے کچن کے دروازے تک آئی،

مومن اپنی دھن میں چلتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔اس نے دیہان نہ دیا کہ کچن

میں کوئی ہے یا نہیں۔

"جگ گھمیا تھاڑے جیسا نہ کوئی۔" مومن جا چکا تھا اور ماہم گنگنا رہی تھی۔

"ہائے ظالم مڑ کر دیکھ ہی لیتے۔" ماہم

"بس کرو یار ایک تو تم زمانے بھر کی ٹھڑکی عورت۔" ارحا

"یار کیا کروں محبت ہو گئی ہے مومن سے۔" ماہم گھومتی ہوئی بولی

"پتہ ہے مجھے! تمہاری اس چھے سال پرانی محبت کا۔" ارحا چولہے کی آنچ دھیمی کر رہی تھی۔

"ہاں نا یار" ماہم

"ادھر آ کر چینی پکڑا دو نہیں تو پھیکی چائے پیو گی۔" ارحا غصے سے بولی

"آ رہی ہوں نا جانو، غصہ کیوں کرتی ہو؟" ماہم نے آ کر اسے چینی کا ڈبہ دیا جو اس نے مومن کو دیکھنے کے چکر میں کیبن سے نکالتے ہوئے واپس کیبن میں ہی رکھ دیا تھا۔

"کبھی کبھی مجھے تم سے ڈر لگتا ہے۔" ارحا

"کیوں؟" ماہم حیران ہوئی

"جتنی رومینٹک تم ہو نا، یہ نا ہو، رات کو کچھ غلط کر دو تم میرے ساتھ" ارحا اپنی ہنسی دبا کر بولی

"کیا؟؟؟؟؟" ماہم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"منہ بند کر لو مکھی چلی جائے گی۔" ارحا ہنسنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"رُک تجھے بتاتی ہوں میں" ماہم نے پاس رکھی پانی کی بوتل پکڑی اتنے میں ارحا کچن سے باہر بھاگ گئی۔ماہم اسے مارنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگی کہ کسی سے زور کا ٹکرائی اور نیچے گر گئی۔

"آہ!!!" ماہم کے منہ سے اونچی آواز نکلی، لیکن جب سامنے دیکھا تو پھر منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

مومن کچن میں پانی کا جگ لینے آرہا تھا اور ماہم کچن سے بھاگتی ہوئی باہر آرہی تھی اور دونوں ٹکرا گئے۔مومن کو تو کچھ نہیں ہوا لیکن ماہم گر گئی۔

"منہ بند کرلو، پھر سے" ارحا ہنسی دبا کر بولی

"اٹھو،اور دیکھ کر چلا کرو" مومن نے ہاتھ بڑھایا تاکہ ماہم اس کا ہاتھ تھام کر اٹھ سکے۔

ماہم نے مومن کا بڑھایا ہاتھ تھاما اور اٹھ گئی۔اب اس کی نظریں شرم کے مارے زمین کو دیکھ رہی تھی۔

"سوری" ماہم

"ہمم" مومن نے ہاں میں سر ہلایا اور کچن میں چلا گیا۔

"تجھے میں کمرے میں بتاؤں گی۔" ماہم نے ارحا سے کہا اور وہ ہنس پڑی۔

"یہ چائے کس کے لئے بن رہی تھی گر گئی ہے۔" مومن نے اونچی آواز میں کہا اور ارحا بھاگتی ہوئے کچن میں آئی اور چولہا بند کیا ماہم بھی ارحا کے پیچھے پیچھے کچن میں آگئی۔

ارحا کو چولہا بند کرتے دیکھ کر مومن نے ماہم سے کہا

"تم بھی کوئی کام کر لیا کرو۔" وہ کہہ کر پانی کی بوتل ہاتھ میں پکڑے اپنے کمرے میں چلا گیا اور ماہم کا منہ پھر سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"منہ بند کر لے مکھی چلی جائے گی۔" ارحا ہنسنے لگی اس بار اس سے ہنسی روکی نہیں گئی۔

"ہاؤ آکورڈ از دیڈ" ماہم

"چلو کوئی نہیں ہو ہی جاتا ہے کبھی کبھار" ارحا ہنس رہی تھی۔

"مطلب ان کو لگتا ہے میں کوئی کام نہیں کرتی۔" ماہم سوچنے لگی

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے زیادہ سنجیدہ نہ لو، یہ ٹرے پکڑو میں بسکٹس لے کر آتی ہوں۔" ارحا نے ماہم کو میڈیم سائز کی ٹرے پکڑائی جس پر دو چائے کے کپ رکھے ہوئے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلو اب کمرے میں چلتے ہیں۔" ارحا کے ہاتھوں میں بسکٹس کا ڈبہ تھا۔اب وہ دونوں کمرے میں بیٹھی چائے پی رہی تھی۔

"دیکھو یار ملاقات ہوئی بھی تو کیسے۔" ماہم کے چہرے سے اداسی جھلک رہی تھی۔

"وہ محبوب ہی کیا جو نخرے نہ دکھائے۔" ارحا نے اسے تسلی دی۔

"ایک تو یار ہم آٹھ بجے کالج چلے جاتے ہیں اور مومن دس بجے کام پر جاتے ہیں بلکہ نو بجے وہ کمرے سے باہر آتے ہیں، ہیں جب دوپہر کو وہ تین بجے کھانا کھانے گھر

آتے ہیں کالج دور ہونے کی وجہ سے ہم تین بج کے تیس منٹ پر گھر آتے ہیں جب تک وہ

واپس جا چکے ہوتے ہیں کام پر اور رات کو دس بجے وہ واپس آتے ہیں وب تک داؤد ویلا میں ہر کوئی اپنے کمرے میں سو رہا ہوتا ہے اور

کھانا دینے کے بہانے سے بھی ان کے کمرے میں نہیں جا

سکتے کیونکہ وہ کھانا باہر سے کھا کر آتے ہیں، بس ایک

اتوار کا دن ہوتا ہے جو میں انہیں دیکھ سکتی ہوں وہ بھی

وقفے وقفے سے کیونکہ وہ اتوار کو بھی کام پر جاتے ہیں۔"ماہم اپنی مجبوریاں سنا رہی تھی اس کا چہرہ رونے والا ہو گیا تھا۔

"چلو کوئی بات نہیں،اداس نہ ہو دعائیں کرو تاکہ وہ تمہیں مل جائے۔"ارحا نے چائے کا کپ سائڈ پر رکھا۔

"ہاں یار۔"ماہم ٹرے میں رکھے کپ کو دیکھنے لگی۔

"ٹھک ٹھک"

"دروازہ کھٹکا ہے جاؤ دیکھو انمول دروازے پر کون ہے؟"انمول کی والدہ

"اچھا جا رہی ہوں"انمول دروازے کی جانب گئی۔جب دروازہ کھولا تو سامنے دشمن جاں تھا۔

"جج۔۔جی"وہ بمشکل بول پائی

"قیس انکل؟"وہ انمول کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"وہ گھر پر نہیں ہے۔"انمول

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انمول نے ایک نظر صنان کو دیکھا باقی بات اس نے زمین کو دیکھتے ہوئے سنی اور کہی۔ شاید یہی بات تھی کہ صنان کا دل آ گیا تھا انمول پر لیکن اس نے کبھی واضح نہیں کروایا تھا۔

"جب وہ آئے گے تو انہیں بتا دیجیئے گا کہ میں یہاں آیا تھا مجھے ان سے کچھ کام۔۔۔" اس سے پہلے صنان اور کچھ بولتا انمول نے کہا

"جی اچھا" وہ کہہ کر اندر آ گئی۔

اور انمول کا یہ رد عمل صنان کے دل پر گہرا اثر کر گیا تھا یہی وجہ تھی کہ جب کبھی انمول اور اس کا آمنا سامنا ہوتا تو وہ اسے بغور مکمل دیکھتا جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو جاتی۔

"تب پتہ نہ تھا کہ مجھے تم سے محبت ہو جائے گی۔" انمول سوچ رہی تھی، وہ پرانی باتوں کو یاد کر رہی تھی۔

"یہ پہلی بار تھا جب ہم نے آپس میں بات کی تھی۔ پھر بیچارہ واپس چلا گیا ہو گا، میں نے اس کی پوری بات نہیں سنی تھی۔" انمول ہنسنے لگی۔ وہ اپنے سوالوں کے جواب خود ہی دے رہی تھی۔ وہ سوال بھی خود کر رہی تھی اور جواب بھی خود دے رہی تھی۔

"ویسے پیارا وہ تب بھی تھا اب بھی ہے لیکن تب ایسا کچھ نہیں تھا جیسا اب ہو رہا ہے۔ میرے خیال سے وہ گھر پر ہی نہیں ہے جو نظر نہیں آ رہا۔ ہو سکتا ہے اپنے دوستوں کے ساتھ مری نا ران کا غان گیا ہو۔" وہ سوچنے لگی۔

"کیا؟؟؟، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرخندہ بیگم

"جی، بی بی جی انھوں نے ہمارے آدمیوں کو پکڑ لیا ہے۔ اور ساری لڑکیوں کو ان کے گھر بھجوا دیا ہے۔" وہ آدمی بولا

"کس نے کیا ہے یہ کام؟" فرخندہ پچاس سال کی عورت تھی جو لڑکیوں کو بیچ کر پیسے کماتی تھی۔ یہی وہ ایجنڈا تھا جسے حسنین نے پکڑا تھا۔

"میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔" فرخندہ کا ناکام شوہر جو اس کی کمائی کھاتا تھا ایک دم سے آگے آیا لیکن فرخندہ کے ہاتھ کے اشارے سے رُک گیا۔

"کون ہے وہ؟" فرخندہ بیگم نے پوچھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انسپیکٹر حسنین چوہدری اور انسپیکٹر سلمان، ان دونوں نے ہی یہ کیس کھلوایا اور پکڑا ہے۔" اس آدمی نے بتایا

"ان دونوں کی انفارمیشن لا کر دو مجھے۔" فرخندہ

"اور ان سب آدمیوں کو پیسہ دے کر منہ بند کرواؤ، تاکہ وہ ہمارا نام نہ لے سکے۔" فرخندہ

"وہ پولیس کی کسٹڈی میں ہیں۔" آدمی

"کسی طرح سے ان سب کو یہ خبر پہنچاؤ کہ اگر انھوں نے منہ کھولا تو ان کے گھر والوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

"جی، بی بی جی" آدمی

"اور اگر منہ نہ کھولا اور مر بھی گئے تو ان کے گھر والوں کو اچھی رقم دے دی جائے گی۔

"فرخندہ

"جی ٹھیک ہے میں ان تک خبر پہنچا دوں گا۔" آدمی

"اچھا اب جاؤ" فرخندہ نے کہا اور وہ آدمی چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج اتوار کا دن تھا۔سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔

"یہ لیں۔"ماہم نے ڈائننگ ٹیبل پر پراٹھے رکھتے ہوئے کہا،اب وہ فرائی انڈے لے کر آ رہی تھی۔تیسرے چکر میں وہ بریڈ اور جیم لے کر آئی۔چوتھے چکر میں وہ جوس کا جگ لے کر آئی۔پانچویں چکر میں وہ سب کے لئے چائے کے کپ لے کر آئی۔

"آپی کو کیا ہو گیا آج؟"حنان نے کہا اور سب حنان کو دیکھنے لگے۔

"کچھ نہیں ہوا بس آج اس کا کام کرنے کو دل کر رہا ہے۔"ارحا کے لہجے میں سکون تھا۔

"بیٹا بیٹھ جاؤ،اب تم بھی ناشتہ کر لو۔"نگینہ چچی (مومن کی ماما) نے کہا

"جی چچی"ماہم نے کہا اور ارحا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی،ماہم کے سامنے والی کرسی پر مومن سر جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔

"ویسے ماہم آج تمہیں ہوا کیا ہے؟"حنا چچی (ارحا کی ماما)

"کچھ نہیں ماما ویسے ہی بس آج اس کا کام کرنے کو دل کر رہا تھا۔"ماہم کی جگہ ارحا نے جواب دیا۔

"چلو اچھی بات ہے گھر کے کام کرنے چاہیئے اور باقی کام بھی کرنا سیکھو اب کل کو تمہاری شادی بھی تو کرنی ہے۔" سلمہ بیگم (ماہم کی امی)

سلمہ بیگم کی اس بات پر ماہم نے ایک نظر مومن کو دیکھا مگر مومن پراٹھا کھانے میں مصروف تھا۔

"یہ جوس پکڑانا ارحا" مومن نے جوس کی طرف اشارہ کیا۔

"جی یہ لیں بھائی۔" ارحا نے مسکراتے ہوئے مومن کو جوس کا گلاس دیا۔

"تھینک یو۔" مومن، مومن اپنا ناشتہ مکمل کرنے کے بعد اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔

"بیٹا کام پر جا رہے ہو؟" مومن کی امی

"نہیں، کمرے میں امی، شاید آج فیکٹری نہ جاؤ۔" مومن کہہ کر چلا گیا۔

-

-

-

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوپہر کے دو بج رہے تھے۔

"تم ایسا کرو آج تم چھٹی کرو۔" ماہم نے کام والی کو گھر بھیج دیا۔

"جی، بی بی جی شکریہ" کام والی خوش ہو کر گھر چلی گئی۔

"ماہم کام والی کو گھر کیوں بھیجا؟" ماہم کی امی حیرانیت سے بولی

"کیونکہ آج سارا کام میں کروں گی۔" ماہم

یہ سارا سین کوریڈور میں ہو رہا تھا مومن سامنے صوفے پر بیٹھے چائے کا کپ پی رہا تھا اور موبائل استعمال کر رہا تھا۔

"بھائی آج کام پر نہیں جانا آپ نے؟" ارحا مومن کے ساتھ صوفے پر تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی۔

"نہیں گڑیا میں نے سوچا آج ریسٹ کر لوں۔" مومن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

مومن جانتا تھا کہ ارحا اس کی سگی بہن ہے اس لئے وہ

اس سے بات کر لیتا تھا ورنہ گھر کی کسی بڑی بچی سے

وہ زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔

مومن کی نظریں موبائل پر تھی لیکن وہ سلمہ بیگم اور ماہم

کی ساری باتیں سن رہا تھا اور ارحا بھی سارا سین دیکھ

رہی تھی۔

"پاگل تو نہیں ہو گئی تم؟" سلمہ بیگم بھڑک اٹھی۔

"نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں۔" ماہم

"کرو پھر، خود ہی تھکو گی تم" سلمہ بیگم اس کو اس کے حال پر چھوڑ کر چلی گئی۔

ماہم نے پہلے سارے صحن کی جھاڑو لگائی اور اب وہ پونچھا (صافی) پھیر رہی تھی۔

"بھائی آپ کی کل رات والی بات کو اس نے زیادہ سیریس لے لیا ہے۔" ارحا

مومن صرف مسکرا کر رہ گیا۔

ماہم ابھی کام کر رہی تھی کہ مومن کی آواز اس کے کانوں

سے ٹکرائی۔

"بس کر دو، اب آرام کرو کہیں بیمار نہ ہو جانا۔" مومن یہ کہہ کر مین گیٹ سے باہر چلا گیا۔

مومن کے جانے کے دو منٹ بعد تک ماہم اسے ہی جاتا دیکھتی رہی۔

"لڑکی دنیا میں آجاؤ۔" ارحا ماہم کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ انہوں نے مجھ سے کہا ہے۔" ماہم سکتے میں تھی جبکہ اس کا ہاتھ دروازے کی طرف اشارہ کر رہا تھا جہاں سے دو منٹ پہلے ابھی مومن باہر گیا تھا۔

"ہاں جی بلکل" ارحا

"ہائے ہیں و پھر و، میں صدقے، میں واری۔" ماہم گرنے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔

"ماہم یہ کمرہ نہیں ہے۔" ارحا اس کے پاس آئی۔

"ہاں ہاں یاد ہے مجھے، اب میں نہاؤ جا کر، ہائے میرے جوڑ درد کر رہے ہیں۔" ماہم کہتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔

"ہو گئی اس کی اوور ایکٹنگ شروع" ارحا بس یہ کہہ کر رہ گئی۔

صرف ارحا جانتی تھی کہ ماہم اوور ایکٹنگ کی دکان ہے۔

جاری ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842